شست پڑجاتی ہے اور اسی کو سکون اور یکسوئی کہتے ہیں، یہ سکون جب اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ سے حاصل ہو تو اُسے شریعت کی اصطلاح میں خشوع کہتے ہیں۔

خضوع کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کے اشغال و حرکات سے انتہائی ادب اور بارگاہِ الٰہی میں اسکی پستی اور بندگی ظاہر ہو رہی ہو۔

خشوع کی صُورتیں

خشوع کی مختلف صورتیں ہیں:۔ ایک یہ ہے کہ نمازی تصور کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

دُوسری صُورت یہ ہے کہ قرآن مجید اور ذکر و دعا کی طرف توجہ رکھے اور یہ سمجھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے انہیں پڑھ رہا ہوں یا سُن رہا ہوں۔ اگر مقتدی ہو تو جہری نماز میں امام کی قرأت توجہ کے ساتھ دھیان لگا کر سُنے۔ اگر نہ سُنائی دے یا نماز سری ہو تو دل ہی دل میں سورہ فاتحہ یا کوئی ماثور دُعا پڑھتا رہے۔ اور یہ تصور جمائے کہ وہ کسی تختی وغیرہ یا لوحِ محفوظ پر رکھی ہوئی ہے جو میرے سامنے ہے اور جیسے میں اُسے دیکھ رہا ہوں، مگر زبان سے نہ پڑھے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ قیامت کا تصور جمائے اور دل میں خیال کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اور حساب کتاب ہو رہا ہے۔ ان تینوں صورتوں میں جو صورت بھی اختیار کی جائے، وہ خشوع میں شامل ہوگی، جسے جو صورت آسان معلوم ہو، اسی کو اختیار کرے مگر خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی ضرور کوشش کرے۔

لہ یوں تو ائمہ مجتہدین بکثرت ہیں مگر چار اماموں کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی اور آج دنیا میں مسلمانوں کی اغلب اکثریت انہیں چاروں میں سے کسی ایک کی پیروی کرتی ہے، انکے اسماء گرامی یہ ہیں حضرت امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ وقدس اسرارھم۔

بقیہ از صفحہ ۱۲
شعلوں سے دھوئیں کی طرح اُٹھتی ہیں، صرف دِل سے نکلی ہوئی صدائیں ہیں جو پاک دعاؤں اور مقدس نداؤں کی صورت میں زبانوں سے بلند ہو رہی ہیں اور ہزاروں سال پیشتر کے عہد الٰہی" اور راز و نیازِ عبد و معبودی کو تازہ کر رہی ہیں:۔ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔

خادم کیتھلی

بیت اللہ کے مسافر سے

اے مقدس ہستی! — اے خوش نصیب اور سعادت مند انسان! میری عقیدت بھری نگاہیں تیرے قدموں کو چومنا چاہتی ہیں — میری ارادت مند روح تیری چمکتی ہوئی پیشانی کے بوسے لینا چاہتی ہے۔ تو خدا کے مقدس دربار کی طرف عازم ہے۔ وہ گھر جسے خلیل اللہ نے بنایا۔ تیری خوش نصیب جبیں اس گھر کے سنگِ آستاں پر سجدہ عبودیت سے شرف یاب ہوگی اور پھر تیرا ذوق تجھے دیارِ حبیبؐ میں لے جائے گا۔ تیری پتلیاں گنبد خضریٰ کی سرسبز و شاداب جنت سے نشاطِ سرمدی حاصل کریں گی۔ تاجدارِ رسالتؐ کے دربارِ اقدس میں تجھے باریابی ہوگی۔ تیرے قلب و روح اس نور کا مرکز ہوں گے جو یثرب کے مقدس ذرّوں سے پھوٹ رہا ہے۔ تیرا سینہ اس سکون و قرار کا گہوارہ ہوگا جو دیوارِ حرم اور درِ کعبہ کے ذرّوں سے کوثرِ رحمت بن کر بہہ رہا ہے۔

اے سبک خرام دشتِ عرب! اے تیز رفتار بادیۂ حجاز! اے مسافر خانۂ خدا۔ اے رہروِ کوئے حبیب! اپنے دل و نگاہ کے جلوت کدوں کے تمام نقوش مٹا دے تاکہ ان میں رسول خداؐ کے انوارِ نبوت کی شعاعیں سمٹ آئیں۔ اور یہ دل و نگاہ مشرقِ آفتاب اور مطلع ماہتاب بن جائیں۔ اپنی روح سے خواہشاتِ نفس کی آلودگیوں کا بوجھ ہٹا دے تاکہ تیری ہلکی پھلکی روح نور و سرور اور رحمت و برکت کی لطافتوں سے فیض یاب ہوجائے۔ اپنی تمناؤں کا دامن جھاڑ دے۔ تاکہ تجھے تہی دامن دیکھ کر رحمۃ للعالمین کی نگاہِ فیضان اپنی عنایات سے لبریز کر دے اور جب تو حج سے واپس ہو تو جہاں تیرے توشۂ سفر اور سامانِ راہ گذر میں کھجوریں اور آبِ زمزم ہو، اور وہاں تیری نگاہوں میں چمک، تیری پیشانی میں شعاعِ نور، تیرے دل میں تقدس، اور تیری روح میں ایمان و یقین کے وہ تحفے بھی ہوں جنہیں یہاں پہنچ کر اپنے اعزہ و اقارب میں تقسیم کرنا ہے۔ اس طرح تو جو رحمتوں اور عنایتوں کے پھول اس گلستانِ سرمدی سے لائے گا تمام دنیا کے دامن ان سے مالا مال ہو جائیں گے۔

پیارے مسافر! بیت اللہ کی بستی عرفان و ہدایت کی بستی ہے، وہاں کا ذرہ ذرہ کعبۂ نور اور وہاں